سوال نمبر ۲۶۹۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین غزوہ ہند سے متعلق وارد شدہ حدیثوں کے سلسلے میں؟ ازراہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی

تبریز، دہلی

جواب نمبر ۵۸۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزوہ ہند کے تعین اور فضلیت سے متعلق وارد روایات کے معانی ومفاہیم کے سلسلے میں بعون اللہ وتوفیقہ عرض ہے کہ:

اس موضوع پر حضرت ابو ہریرہ، حضرت ثوبان، حضرت صفوان اور حضرت کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایات موجود ہیں جن کی اکثر سندیں ناقابل حجت ہیں۔ البتہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو ایک مصری عالم نے اور ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بعض متاخرین علماء نے صحیح کہا ہے۔ لیکن اس موضوع پر وارد روایات کو دلیل بنا کر وطن عزیز میں غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کرنا اور اشتعال انگیز اور جذباتی تحریریں شوسل میڈیا وغیرہ پر ڈالنا اور اسی طرح پڑوسی ملک میں بعض عناصر کا نئی نسل کو بلا تحقیق وجواز اس طرح کی حدیثیں سنا کر ہمارے ملک پر خاکم بدہن حملہ کے لیے اکسانا وغیرہ ہر دو روش بذات خود مذموم عمل اور ایک دوسری غلطی کا ارتکاب ہے۔ جس سے اجتناب کرنا اشد ضروری ہے تاکہ نوجوانوں کا ذہن مسموم ومکدر نہ ہو، باہمی ہمدردی ورواداری نیست ونابود نہ ہو اور ملکی ومعاشرتی اور علاقائی امن وسکون درہم برہم نہ ہو۔

یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ موضوع سے متعلق پیشین گوئی والی حدیثیں صحیح بھی ہوتیں ہیں تو ولید بن عبد الملک کے دور خلافت میں قاسم بن محمد کے ذریعہ سندھ پر حملہ ہونے کے بعد یہ پیشگوئی نہیں بلکہ ماضی کی تاریخ بن چکی ہے، کیونکہ تقسیم ہند وپاک سے قبل سندھ ہندستان کا ایک حصہ تھا جس پر راجہ داہر کی حکمرانی تھی۔ اس لیے اب غزوہ ہند کا انتظار نہیں، بلکہ اس سے مراد قاسم بن محمد کا حملہ مراد ہے جو ہو چکا ہے۔ اس لیے اس طرح کے فساد وفتنہ سے بچنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

اسی طرح بشرط صحت اس پیشین گوئی سے اگر ماضی قریب وبعید کے تمام افغانی حملے مراد لیے جائیں تو وہ بھی خلاف واقعہ بات ہوگی، کیوں کہ یہ بات تاریخی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ راجاؤں کی راجاؤں کے ساتھ، بادشاہوں کی بادشاہوں کے ساتھ اور کبھی ایک دوسرے کی آپسی لڑائیاں تھیں اور بسا اوقات مسلم بادشاہوں کے لشکری ہندو ہوتے تھے اور راجاؤں کے مسلم سپہ سالار ہوتے تھے۔ ان لڑائیوں میں مذہب یا برادری کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ لہذا کسی بھی طرح سے اس طرح کی لڑائیوں کا حوالہ دینا فتنہ وفساد کا پیش خیمہ ہے جس سے اجتناب از حد ضروری ہے۔

ھذا ما ظہر لی واللہ اعلم بالصواب

جمیل احمد مدنی

۶/۹/۲۰۲۳م

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
مجلس تحقیق علمی
۴۱۱۶ - اہل حدیث منزل اردو بازار دہلی ۶